رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ٥

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں کھی اک نورانی چہرے کے پر رونمیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام اڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

جلد ۳	۱۸ جولائی ۱۹۱۵ء	بروز پنجشنبہ	مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ	نمبر ۱۱

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت طبی معائنہ کے بعد سے بفضلہ تعالیٰ روز بروز ترقی پر ہے۔ حضور نے خطبہ جمعہ رمضان المبارک کی فضیلت اور فوائد پر پڑھا۔ جو انشاء اللہ اپنے وقت پر شائع کیا جائے گا +

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو تقریریں حضرت فضل عمرؓ ایدہ اللہ نے دسمبر ۱۹۱۴ء میں فرمائی تھیں مع خطبہ جمعہ کے قریبًا تیار ہو چکی ہیں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد شائع ہو جائینگی۔ انجمن ترقی اسلام انکے شائع کرنیکی سعادت حاصل کرے گی +

۱۸۔ جولائی کو سید ظفر علی صاحب ایم اے سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور حضرت صاحب سے ملنے کے لئے تشریف لائے +

خریداران الفضل براہ مہربانی اپنے چندہ کی بیباقی کیطرف توجہ فرمائیں اور توسیع اشاعت کا بھی خیال رکھیں۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

ماجرہ ضلع گجرات سے محمد عبد اللہ صاحب خبر دیتے ہیں کہ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۸۔ جولائی حسب الحکم خلیفۃ المسیح تشریف لائے۔ مولوی غلام رسول صاحب نے سورہ فاتحہ کی تفسیر فرمائی جس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا پھر مولوی صاحب لاہور تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے مردوں اور عورتوں میں ایک پر تاثیر وعظ فرمایا۔ مسیح موعودؑ کے دعاوی کی عمدہ طور پر توضیح فرمائی اور جمعہ آپ نے جہلم پڑھایا۔ وہاں چار آدمیوں نے بیعت کی پھر ۱۰ جولائی کو موضع دھوریہ میں تشریف لے گئے وہاں وفات مسیح۔ دلائل صداقت مسیح موعود۔ ضرورت امام کے متعلق مفصل تقریر کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی سات آدمی بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ اللھم زد فزد +

لاہور سے امام الدین صاحب لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا بہت بیمار ہے اہل و عیال سخت پریشان ہیں احباب اس کے حق میں دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے +

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ایک خط ان دنوں صرف دو ناموں یعنی دار الامان۔ فضل عمرؓ کے پتہ سے پہنچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک شہرت دونگا۔ سو الحمد للہ کہ آج تک یہ الٰہی وعدہ مختلف رنگوں میں پورا ہو رہا ہے +

افسوس کہ پٹیالہ میں مولوی فضل حق صاحب جو آنریبل خلیفہ صاحب کے مختار عام تھے ۱۴۔ جولائی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے قدیم فدائی اور شروع ہی سے سلسلہ عالیہ کے پر جوش فرد تھے۔ خدا تعالیٰ آپکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے احباب بیرونجات ان کا جنازہ غائب پڑھیں +

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھپکر شائع ہوا)

شیخ حسن صاحب احمدی (مالک سانی سنڈیکیٹ اسٹیٹ حیدرآباد اندرون تپاچل) نے حال میں ایک رنگین خوشنما اسلامی کیلنڈر شائع کیا ہے جس میں رمضان المبارک کے اوقات سحری وافطاری (متعلق حیدرآباد) کے علاوہ رمضان تا ذی الحجہ چار ماہ کی جنتری بھی دیگئی ہے۔ نقشہ اوقات کے دائیں بائیں روزہ کے متعلق آیات واحادیث بھی معہ ترجمہ لکھی ہیں۔ جزاہ اللہ۔ جن احباب کو یہ کیلنڈر درکار ہو۔ شیخ صاحب موصوف سے منگائیں۔

رسید رپورٹ مباحثہ شملہ۔ رپورٹ بلبگڈھ۔ اور حالاتِ جلسۂ بلسیاں وغیرہ چند ضروری مراسلات دفتر الفضل میں پہنچ چکے ہیں۔ افسوس بوجہ عدم گنجائش ابھی ان کی اشاعت نہ ہو سکی۔ انشاء اللہ جلدی ہی انکو چھاپنے کی کوشش کیجائیگی۔ احباب متعلقہ مطمئن رہیں۔

قلمی معاونین الفضل کی خدمت میں گذارش ہے کہ مقامی جماعتوں سے متعلق ضروری اطلاعات انجمنوں کی قابل تقلید خدمات مفید و دلچسپ علمی مضامین اور تبلیغی رپورٹوں کی جانب خاص توجہ فرمانیکی ضرورت ہے اور توسیع اشاعت کی طرف بھی معزز خریداروں نے ابھی کوئی قابل ذکر التفات نہیں فرمایا۔ مہربانی فرما کے جاگیں اور اپنا کام کریں۔ سلسلہ عالیہ کا حق تو ہر احمدی پر ہے۔ مگر مدارج معرفت وافضال الٰہی کے لحاظ سے بعضوں کی خاص ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔ ان سے غافل رہنا فرض شناسی وشان ایمان سے بعید ہے۔

مالپورہ (جے پور) سے مکرمی نور الحسن صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بندہ نے بہت سے تبلیغ کے مواقع نکالکر مختلف اشخاص کو تبلیغ کی چند سعید الفطرت روحوں نے میری باتوں کو غور سے سنا۔ اور کہا کہ ہم ان مسائل کو اپنے مولویوں سے دریافت کرینگے اتفاق سے وہیں ایک تاجر عرب بھی موجود تھے۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ جب تم عیسیٰ علیہ السلام کو تشریعی نبی سمجھتے ہو ختم نبوت تو ٹوٹ گئی۔ کیونکہ تمہارے نزدیک تو وہ دوبارہ آئینگے۔ اس پر وہ چپ ہو گئے اور پھر عرب سے مدد کے خواہاں ہوئے۔ عرب یہ سنکر بولے بات تو سچ کہتے ہیں۔ پھر ½ گھنٹہ تک اس عرب سے گفتگو ہوئی اور اس نے حضرت کی کتب دیکھنے کی خواہش کی۔ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان علوم حقہ سے مستفیض کرے جو خدا کا پیارا مسیح دنیا میں لایا۔

سونی پت سے ماسٹر نور الٰہی صاحب نے جو تبلیغ حق کا خاص جوش رکھتے ہیں۔ اپنا وقت خرچ کر کے ایک لمبا سفر کیا اور لوگوں کو خدا کے مسیح کا پیغام پہنچایا۔ اور موسمی رخصتوں میں آرام کرنے کی بجائے تبلیغ احمدیت کی خدمت کرنا زیادہ ضروری سمجھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

پنڈ لالہ کے میاں فضل الٰہی صاحب اور ان کے دو بھائی مسجد کے فوجداری مقدمہ میں مبتلا ہیں دوست ان کے حق میں دعا کریں۔

مباہلہ۔ ایک احمدی نے کسی غیر احمدی سے مباہلہ کر لیا اور پھر حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا حضور نے جواب میں فرمایا۔ آپنے سخت غلطی کی ہے۔ اللہ کسی کا غلام نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی مقرر کردہ میعاد کا پابند ہے۔ آپ بہت توبہ واستغفار کریں۔

زیادہ سے زیادہ آپ مباہلہ کر لیتے گو وہ بھی خلیفہ کی بغیر اجازت درست نہ تھا۔ یہ کہنا کہ خدا ضرور اس عرصہ میں عذاب نازل کر لیگا۔ بڑی غلطی ہے حضرت نے بھی کبھی اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس قسم کی وحی میں بھی احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔

حیدرآباد دکن۔ سے ایک غیر احمدی صاحب نے حضور کو لکھا کہ افسوس میں حضرت مرزا صاحب کو نہیں دیکھ سکا مجھے آپکے مشن اور کاموں سے پوری ہمدردی ہے۔ البتہ حضرت علیہ الرحمۃ کی رسالت کے متعلق میرا شرح صدر نہیں ہوا ہے۔ شاید اب اس کا وقت آگیا ہے۔ آخر میں صاحب موصوف نے حضرت سے اپنی ایک اور مشکل کے حل ہونیکے لئے دعا کی بھی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرمائے اور شرح صدر بخشے۔

گوجرہ سے عبد الواحد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں بڑی مخالفت ہے لوگ میری دوکان سے سودا تک نہیں لیتے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔

دہرم کوٹ سے محمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ میری لڑکی امۃ الحفیظ فوت ہو گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خبریں

جنگ وارسا کے شمالی علاقہ میں ۱۲ر جولائی کو غنیم نے جو جنگی کاروائی شروع کی تھی اس کے جوابی حملوں میں وہ پا بر جا نہ رہ سکا

روسیوں نے لوبلن کے جنوب میں لڑتے ہوئے ۴ر جولائی سے ۱۱ر جولائی تک ۲۲۷۶۱ قیدی گرفتار کئے۔ ہولم کی طرف بھی لڑائی ہو رہی ہے۔

مغربی میدان جنگ کے متعلق ۱۵ر جولائی کی تار خبر ہے کہ دشمن نے بلجیم میں ڈنکرک سے جانب مشرق بمقام فرینیس گولہ باری کی۔ اور اس کے شمال میں جرمنوں نے دو بار سوشیز کے قریب اپنی خندقوں کو چھوڑ کر جانیکی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ مسلسل گولہ باری میں ایپرس کے گرجے کو خاصکر ضرر پہنچا۔ مگر ہمنے جو ارگون میں دو ہاوے کئے تو جرمن خندقوں میں جنگلات ارگون کے جانب مغرب ایک مقام پر اپنے قدم جما لئے۔

مختلف آسام میں شدت باران اور طغیانی کے سبب ریلوے لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی۔ ۱۱ر جولائی کی تار خبر تھی کہ پانچ روز سے کلکتہ میل نہیں پہنچی۔

پایونیر لکھتا ہے کہ میسوپوٹیمیا میں پچھلے دنوں جو قیدی پکڑے گئے ان میں چار جرمن اور دو امام بھی تھے۔ ان سے گفتگو کرنے پر پتہ لگا کہ جرمنوں کے مسلمان ہونے کی خبریں بالکل گپ تھیں۔

ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے کی بوہ گاڑی جو حال میں چلی ہے کہا جاتا ہے کہ وہ تیز ترین اور سب سے زیادہ آرام دہ ہوگی۔ اس نے اپنا پہلا سفر ۱۴ر جولائی کو کیا۔ اس کا طول ۷۰ فیٹ ہے وزن ۳۱ ٹن خرچ اس پر تقریباً ۲ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ ہوا ہے۔ اس کی رفتار پچاس میل فی گھنٹہ ہوگی۔

لنڈن کی تار خبر مورخہ ۱۵ر جولائی سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو اگلے ہفتے ۲۵ کروڑ پونڈ کیلئے اور تحریک کرنی پڑیگی

آنریبل مسٹر جے جی گوڈلے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کی میعاد ملازمت میں ۹ فروری ۱۹۱۶ء تک کے لئے ایک سال کی توسیع منظور کیگئی ہے مبارک ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۵ء

سٹیزنز ایسوسی ایشنز

کونسا اتحاد قابل اعتماد ہوسکتا ہے؟

حال میں کراچی کے روساء نے ایک "شہریوں کی مجلس" قائم کرنیکی تجویز سوچی ہے اسکے مسودۂ قواعد وضوابط پر غور کرنیکے لئے ایک جلسہ عام بھی منعقد ہوچکا ہے اور دستور العمل بنانے کی غرض سے سب کمیٹی بھی مقرر ہوگئی ہے انعقاد جلسہ کا اعلان جن لوگوں کی جانب سے ہوا تھا انمیں ہندو اور مسلمان دونو قوموں کے شرفاء شہر شامل ہیں بعض معزز معاصرین کا خیال ہے کہ جب یہ مجلس قرار واقعی طور پر قائم ہوجائیگی تو ہندو مسلمانوں کے سارے جھگڑے قضیئے مٹ جائیں گے بلکہ ایک ہمعصر نے تو یہاں تک لکھدیا ہے "کہ جو جلسہ ایسے مقتدر اشخاص کی تحریک سے ہو وہ ناکام رہ ہی نہیں سکتا" جو ایک سخت مشرکانہ خام خیالی اور ناتجربہ کاری کی بات ہے ایسے کلمات صرف وہی شخص زبان سے نکال سکتا ہے جو بشری کمزوریوں اور آسمانی مقدرات کے فلسفہ سے بالکل نابلد ہو معاصرین کا یہ بھی خیال ہے کہ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبات میں اسی طرح ہندو مسلمانوں کی مشترکہ مجالس قائم ہوجائیں تو ملک بھر میں کامل یکجہتی اور دلی اتحاد پیدا ہوکر روز روز کے باہمی نزاعوں کا باپ کٹ جائے گا +

ہموطنوں کے درمیان محبت اور اتفاق کا ہونا باہمی مراسم میں حسن سلوک۔ اور بین الاقوامی تعلقات میں آشتی وشعار شرافت ایسے امور ہیں جنسے ہر ایک امن پسند اور نیک دل انسان کو ہمدردی ہونی چاہیئے۔ ہندوستان میں بھی محبان وطن اور بہی خواہان قوم کی دانشمندی ومآل اندیشی کا مقتضٰی یہی ہوسکتا ہے کہ جس طرح ممکن ہو ان فضیحت خیز مناقشات کا خاتمہ کرنے میں ساعی ہوں جو انکے افراد ملک وملت کے درمیان آئے دن برپا رہتے ہیں اور جنکی وجہ سے یہی نہیں کہ ملک کی تہذیب وتمدن کو ضرر پہنچتا۔ اخلاقی حالات پر بدنامی کا دھبہ لگتا اور علمی ومذہبی اغراض کے رستہ میں افسوسناک موانع پیش آتے ہیں بلکہ گورنمنٹ کو بھی اکثر بیٹھے بٹھائے الجھن پریشانی وزیر باری اُٹھانی پڑتی ہے +

لیکن سوال یہ ہے کیا کبھی ایسا اتحاد سازگار و پائدار ثابت ہوا ہے جسکی بنا محض دنیوی مقاصد اور خانہ ساز تدابیر پر ہو؟ ہماری رائے میں یہ بہت غور طلب مسئلہ ہے اور ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ جن اتحادی تحریکوں کو کسی وقت خالص مذہبی خیالات ومعتقدات پر مبنی رکھا گیا ہو انمیں بھی اکثر تفرقہ کی وبا پھوٹ پڑتی ہے اور اس طرح انسانی غلط کاریوں کے سبب آسمانی تعلیمات بھی ایک حد تک بدنام ہوتی ہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ سرے سے یہ خیال ہی غلط ہے کہ صلحکاری وشرافت شعاری سے نسل انسانی کا گذارہ جبھی ہوسکتا ہے کہ مذہب سب کا ایک ہو۔ ادیان مختلفہ کو مٹا کر یا ملا کر ایک کر دینا بشری طاقت سے بالاتر اور مشیت ایزدی کے خلاف ہے۔ اسلام کی پاک کتاب آسمانی خبر دیتی ہے کہ مذہبی اختلافات قیامت تک چلے جائینگے تو پھر اتحاد کو سازگار و پائدار بنانے کی تدبیر کیا ہونی چاہیئے؟ ہم سمجھتے ہیں بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ زمانہ بھر کے عقلاء پیشوایان ملت اور مدبران ملک میں سے کوئی بھی آج اس سے بہتر تدبیر اتحاد نہیں بتلا سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانی تعلیمات اور مصالح الٰہی کے ماتحت دنیا کے سامنے پیش کی اور خاصکر اپنے اہل وطن کو بڑے زور کے ساتھ پیغام صلح دیا۔ جس کا ماحصل مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ سب اپنے اپنے دین دھرم پر قائم رہکر بھی ان پاک اصولوں کو ہر حال میں ملحوظ رکھیں جو ادیان مختلفہ میں کم وبیش مشترک ہیں اور انسان کو خدا ترسی پرہیزگاری ونیک کرداری کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ کہ خدا تعالےٰ کے راستباز پیغمبروں کو سچا جاننے انکی تعظیم وتکریم کرنے میں سب کا اتفاق ہو پھر سب سے آخر مگر سب سے بڑی بات یہ کہ راستبازوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عزت کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کی کوشش کیجائے جس نے کل دنیا بھر کے اگلے پچھلے تمام راستبازوں کی تصدیق فرمائی بلکہ انمیں سے بعض کی عزت واحترام کو وحی الٰہی کے ذریعہ دُنیا پر ثابت کیا۔ بعد اس کے کہ شریروں کی شرارت اور غافلوں کی غفلت اُسے داغدار بنا چکی تھی۔ غرض باہمی اتحاد وارتباط کی تحریک ہے تو بہر حال قابل تعریف ولائق تائید لیکن محض سیاسی ملحوظات یا تمدنی معاملات پر اسکی بنا رکھنے سے اسکے نتائج اتنے مبارک اور مستقل نہیں ہوسکتے کیونکہ اکثر انمیں نفسانیت کا دخل ہوکر ذاتیات کے جھگڑے پڑجاتے ہیں۔ برخلاف ازیں اگر اعلیٰ درجہ کے اخلاقی ومذہبی اصول کو پیش نظر رکھیں اور یہ سوچیں کہ کم از کم خدا ترسی۔ انسانی ہمدردی اور امن پسندی اور شعار شرافت کو تو تمام بڑے بڑے مذاہب میں بنی آدم کے واسطے ضروری قرار دیا گیا ہی تو اتحاد کے ثمرات نسبتاً بہت زیادہ شیریں ودیرپا ہوسکتے ہیں۔ اب جو یہ اتحاد کی تجاویز وقتاً فوقتاً سننے میں آتی ہیں اور انکی کامیابی بعض جگہ برائے نام ہوتی ہے اور بعض جگہ بالکل نہیں اس کا بڑا سبب یہی ہے کہ اسلام کے پیش کردہ عالمگیر اصول اتحاد کو مقدم نہیں رکھا جاتا۔ اور آیندہ اگر کبھی خاطر خواہ کامیابی اس مقصد میں ہوگی تو ہمارے نزدیک اسکی یہی ایک صورت ہے جسے خدا کے فرستادہ مسیح موعودؑ نے مختلف موقعوں پر بار بار بوضاحت پیش کیا ہے کاش ہمارے ہموطنوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ آپ کی قابل قدر تعلیم سے فائدہ اٹھائیں +

برٹش حکّام کا سلوک علمائے اسلام سے

بصرہ میں انگریزی کمان افسر اعلیٰ کے حکم سے انہی دنوں اٹھائیس اسیران جنگ جو عمارہ وغیرہ کے معرکوں میں گرفتار ہوئے تھے۔ رہا کردیئے گئے ہیں۔ اس تقریب پر وہاں ایک دربار منعقد کرکے عربوں اور دیگر مقامی باشندوں کو آہیں مدعو کیا گیا۔ رہائی دینے والے ذمہ وار افسر نے اپنی تقریر میں کہا کہ برٹش گورنمنٹ کو مذہب اسلام سے ہمدردی ہے اسواسطے ان لوگوں کو ازراہ ترحم چھوڑا جاتا ہے حالانکہ انہی میں بعض ترکی فوج کے پیشوا اور بعض مجاہد بھی ہیں امید ہے کہ مقامی مسلمان آبادی پر اس حسن سلوک کا عمدہ اثر پڑے گا۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم ہے کہ احسان کا بدلہ بجز احسان کے اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

از حضرۃ امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۱۵ء بمقام لاہور

حضور نے سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔

احکم الحاکمین سے تعلق۔ دُنیا کے حُکّام۔ بادشاہ اور امراء جن کی طاقتیں محدود حکومتیں محدود۔ مال و دولت محدود۔ علم و عقل محدود۔ شان و شوکت محدود اور جن کی نفع رسانی کی قدرت محدود ہے ان سے تعلق رکھنے کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بڑی بڑی کوششیں کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی بڑی سے بڑی دنیا کی حکومت کو بھی لے لیں تو بھی کوئی ایسی حکومت نظر نہیں آتی جو ساری دنیا پر حاوی ہو یا دو ثلث پر ہی اس کا قبضہ ہو۔ اور اگر فرض بھی کر لیں کہ کوئی ایسا فرمانروا ہے جو ساری دُنیا پر حکومت کرتا ہے تو پھر بھی چونکہ وہ انسان ہی ہے۔ اس لئے اس کی حکومت محدود ہے اس سے چھپنے کے لئے کئی جگہیں ہیں غاروں اور پہاڑوں میں انسان چھپ سکتا ہے۔ بھیس بدل کر گرفتاری سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ انسان بادشاہ کا خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ علم کامل نہیں ہے۔ اور وہ عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اس لئے انسان اس سے بچنے کی تدبیر کر سکتا ہے۔ اور بسا اوقات کامیاب بھی ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی حکومت نہ صرف تمام دنیا پر ہے بلکہ زمین و آسمان کی کوئی چیز نہیں جو اس کی مملوک نہ ہو۔ چونکہ تمام چیزیں اسی کی مخلوق ہیں۔ اس لئے اسی کی مملوک ہیں۔ جب دنیا کے بادشاہوں کے حضور باریابی حاصل کرنے کے لئے لوگ بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں۔ اور جان و مال تک کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ تو خدا تعالیٰ جس کی شان سے دُنیاوی حاکموں کو کچھ بھی نسبت نہیں اس کے حضور شرف پانے کے لئے کس قدر کوشش اور ہمت کرنی چاہیئے۔ پھر جس آدمی کو ایک دفعہ بادشاہ سے ملاقات کا موقع مل جائے۔ وہ اس خبر کو اپنی عزت کا باعث سمجھکر اخباروں میں چھپواتا ہے لیکن کیسا خوش نصیب اور عزت والا ہے وہ انسان جسکو خدا تعالیٰ کے حضور حاضری کا موقع ملے۔ دُنیاوی لحاظ سے ہماری گورنمنٹ حاکم ہے اور ہم محکوم۔ وہ آقا ہے ہم خادم۔ وہ سرکار ہے ہم رعایا۔ اور ہمیں قرآن شریف یہ حکم دیتا ہے کہ اسکی فرمانبرداری کریں مگر اس سے بھی اعلیٰ ایک اور ایسی حکومت ہے جسکے حضور ہم اور یہ مساوی ہیں کیونکہ وہ ایسا زبردست بادشاہ ہے جسکے آگے دُنیا کے زبردست سے زبردست بادشاہ مانتھا رگڑتے ہیں اور طاقتور سے طاقتور حکمران گردنیں جُھکا دیتے ہیں۔ اور انکو سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ کہ اسکے آگے اپنی پیشانی رکھ دیں۔ انگلستان کے ایک بادشاہ کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اپنے مصاحبین کے ساتھ سمندر کے کنارے بیٹھا تھا۔ اسے خوشامدی حاشیہ نشینوں نے کہا کہ آپکی حکومت بحر و بر خشکی و تری سب جگہ ہے آپ اتنے وسیع ممالک کے حکمران ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ سمندر کا پانی کنارے پر چڑھنا شروع ہوا۔ انھوں نے بادشاہ کو کہا کہ آپ کرسی ہٹا لیں کیونکہ پانی قریب آ رہا ہے بادشاہ نے کہا۔ نہیں پانی کو میں حکم دیتا ہوں۔ کہ پیچھے ہٹ جائے انھوں نے کہا کبھی ایسا ہو سکتا ہے؟ بادشاہ نے کہا تم تو ابھی کہہ رہے تھے کہ خشکی اور سمندر پر تمہاری حکومت ہے۔ اگر میری حکومت سمندر پر ہوتی۔ تو پانی میرا حکم کیوں نہ مانتا۔ پس کوئی کتنا بڑا کیوں نہ ہو۔ احکم الحاکمین کے آگے اسے سجدہ کرتے ہی بنتی ہے ورنہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ اور فرعون کا مقابلہ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے بادشاہوں نے جب خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ تو خدا نے ان کو ایسا جُھکایا کہ ان کا نام و نشان مٹ گیا۔ دیکھو فرعون جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں اُٹھا اسکی کتنی بڑی طاقت تھی۔ اور اسکے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام کی کیا حالت تھی۔ وہ بڑے مال و اموال کا وارث تھا۔ بڑی دولت اور حکومت قبضہ میں رکھتا تھا وہ مصر ایسے ملک پر حکمران تھا جسمیں دریائے نیل بہتا ہے اور جسکی وادیاں دُنیا بھر میں بہترین زرخیز سمجھی جاتی ہیں۔ وہ شام اور افریقہ کے تمام آباد حصوں پر رعب رکھتا تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ وہ تھا جسے بیوی حاصل کرنے کے لئے بھی دس سال تک ایک شخص کی بکریاں چرانا پڑیں۔ وہ فرعون کے سامنے جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ میرے خدا کی فرمانبرداری کرو۔ اور میرے حکموں کو مانو۔ فرعون نے بجائے اس کے کہ اسکی اطاعت کرتا نافرمانی کی اور اسے اپنے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھا۔ دُنیاوی لحاظ سے واقعی موسیٰ علیہ السلام کی کیا طاقت تھی کہ فرعون جیسے بادشاہ کو یہ کہتا کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔ جب وہ اس سے انکار کرتا تو یہ کہتا کہ تم نے میرا کہا نہیں مانا۔ میرا خدا ایسا ہے جو تمہیں سزا دیگا۔ لیکن فرعون نے جب موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا۔ تو ایسی حالت میں غرق ہوا۔ جبکہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آنکھوں کے سامنے اسی دریا سے صحیح و سلامت پار جاتے دیکھا۔ پھر اُس نے غرق ہوتے وقت کیسے دردناک الفاظ کہے کہ اٰمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ وہی موسیٰ و ہارون جنکو وہ گالیاں دیتا تھا۔ اب انھیں کے متعلق کہتا ہے کہ میں انکے رب پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ کہکر اس نے انتہائی خشوع و خضوع کا اظہار کیا ہے کہ اب میرا تکبر ایسا ٹوٹا ہے کہ یہی موسیٰ و ہارون جنکی میں ہتک کرتا اور حقارت سے دیکھتا تھا۔ انہی کی پیروی اور غلامی کرنے کو تیار ہوں۔ غرض بڑے بڑے گردن کش گزرے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر کے ان کا نام و نشان مٹا دیا +

کامل انسان۔ پس کیسا خوش قسمت ہے وہ انسان جسکو وہ بادشاہ بلائے اور ملاقات کا موقعہ دے۔ جو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جسے یہ کہے کہ جو تم سے دشمنی کرتا ہے مجھ سے کرتا ہے۔ اور جو تجھ پر حملہ کرتا ہے وہ مجھ پر کرتا ہے۔ اور جو تیرا انکار کرتا ہے وہ میرا انکار کرتا ہے۔ جب یہ آواز کسی انسان کو خدا تعالیٰ کیطرف سے آتی ہو گی تو اسکی کیا حالت ہوتی ہو گی + حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد میں نے آپکی ایک ڈائری دیکھی۔ اسمیں لکھا تھا کہ دُنیا کے لوگ مجھے طرح طرح سے ڈراتے اور دھمکیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اپنے پیارے کو چھوڑ دوں۔ لیکن رات کے وقت جب مجھے میرے عزیز سے عزیز چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ تو وہ میرے پاس آ کر مجھے تسلی دیتا اور باتیں کرتا ہے۔ بھلا اس کو میں کس طرح چھوڑ دوں۔ غرض اس حالت کا اندازہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرنے سے پیدا ہوتی ہے سوائے اسکے جس پر یہ حالت وارد ہو اور کوئی نہیں لگا سکتا۔ ہاں جن لوگوں کا ایسے انسانوں سے تعلق ہو جائے۔ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ شرف مکالمہ رکھتے ہیں وہ جس

طرح خداتعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔ دوسرے نہیں دیکھ سکتے۔ پس ایسے لوگوں کا حق ہے کہ وہ اپنی عبادت کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع کریں۔ کیا ہی تعریفوں اور محامد والا خدا ہے جسنے اپنی مخلوق کو یہ رتبہ دیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے رسول ان لوگوں کو کہدو کہ اگر تم اللہ کے ساتھ محبت کرنا چاہتے ہو۔ تو میری اطاعت کرو۔ اس سے اللہ تمہارے ساتھ محبت کرنے لگے گا +

جماعت احمدیہ کی خوش نصیبی

پس کیسی خوش نصیب ہے وہ جماعت جسکو ایسا زمانہ نصیب ہوا جسمیں اللہ تعالےٰ کے ساتھ پورا پورا تعلق رکھنے والا اسکی محبت اور شفقت کا کلام سننے والا اسکی تائید اور برکت حاصل کرنیوالا انسان ملگیا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد بڑے بڑے بزرگ اور ولی گزرے ہیں۔ مگر انکی یہی خواہش رہی ہے کہ کاش ہم صحابہ میں سے ہوتے۔ ہم نے خداتعالےٰ کے فضل سے وہی صحابہ کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پایا۔ ہم نے آپکی صحبت اٹھائی اور آپ سے فیوض حاصل کئے +

سب سے بڑا انعام

سب سے بڑا فضل اور انعام یہ ہے کہ خداتعالیٰ کسی سے کلام کرے۔ لیکن اس سے دوسرے درجہ پر یہ ہے کہ خداتعالےٰ سے کلام کرنیوالے انسان کے ساتھ تعلق ہو۔ کیونکہ نبیوں کو خداتعالیٰ سے بلاواسطہ تعلق ہوتا ہے اور نبیوں کے ماننے والوں کا بالواسطہ۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض آدمیوں کے ساتھ خداتعالیٰ بلاواسطہ کلام کرتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا فضل ہے جس کا ہماری جماعت کے لوگوں کو شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اب دُنیا کی طاقتیں انھیں کیا دُکھ دے سکتی ہیں جبکہ خداتعالیٰ ان کا ہوگیا ہے۔ جب کوئی کسی کے گھر چلا جائے اور گھر والا اُس پر مہربان ہو۔ تو نوکر اور خدمتگار خود بخود جی جی کرتے پھرتے ہیں لیکن اگر گھر والا ناراض ہو۔ تو نوکر بھی بات نہیں کرتے +

نبیوں کی حفاظت خدا کرتا ہے

پس جس پر خدا راضی ہو اُسے کسی کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ لوگ اسے خواہ پہاڑ سے نیچے پھینک دیں۔ دریا میں ڈالدیں۔ آگ میں جلادیں۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مارٹن کلارک کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے سب کو فرمایا کہ استخارہ کرو۔ مینے بھی کیا۔ تو دیکھا کہ ایک کوٹھڑی ہے جو اوپلوں سے بھری ہوئی ہے لوگ انپر تیل ڈالکر آگ لگا رہے ہیں۔ میں نے نظر اُٹھاکر جو اسکے دروازے کیطرف دیکھا تو یہ لکھا تھا کہ خدا کے پاک بندوں کو کوئی جلا نہیں سکتا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ سُنکر کہ

> یہ جاں آگ میں پڑکر سلامت آنیوالی ہے

وہ بات یاد آگئی۔ خدا کے پیاروں کو نہ کوئی قتل کر سکتا ہے نہ جلا سکتا ہے نہ پہاڑوں سے گرا کر مار سکتا ہے اور نہ دُنیا کی کوئی اور چیز انھیں دُکھ پہنچا سکتی ہے۔ کیوں ؟ اس لئے کہ خدا ان کا ہوجاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ الہام ہوا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے طاعون کو دیکھا کہ ایک ہاتھی ہے جو ادھر اُدھر سونڈ مارتا پھرتا ہے لیکن آپکے سامنے آکر اس نے عاجزی سے سونڈ رکھ دیا ہے۔ پھر آپ کو یہ الہام ہوا۔ خداتعالیٰ کا یہ سلوک کسی ایک ہی شخص سے نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت سے ایسے لوگ گذرے ہیں جنکو یہ فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ اسلام ان سب کی عزت کرتا ہے اور یہ فضیلت صرف اسی مذہب کو حاصل ہے کہ ہر ایک نبی کی عزت کرتا ہے خواہ وہ کسی ملک اور کسی زمانہ میں اور کسی قوم میں پیدا ہوا + ایران کے بادشاہ گشتاسپ کے وزیر جاماسپ کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے اسمیں لکھا ہے کہ ایران سے تین نبی پیدا ہونگے۔ ایک کا نام میسیا زریہی ہوگا (میسیا اور مسیحا ایک ہی ہے) اسکی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی۔ اور وہ شیطان کو قتل کرے گا۔ لیکن تلوار سے نہیں بلکہ دُعاؤں سے۔ یہی وہ پیشگوئی ہے جو حضرت مسیح کے کلام سے اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام سے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ثابت ہوتی ہے۔ اب ایسے عظیم الشان انسان کا کوئی کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے +

حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ میں کرشن اوتار۔ محمد۔ آدم۔ موسیٰ۔ ابراہیم ہوں۔ ان سب کو لوگوں نے دُکھ دینے کے لئے بڑے زور مارے مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس لئے کہ ان کا حامی خداتعالیٰ ہوگیا تھا۔ پس خداتعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے سے بہت بڑا انعام شرف مکالمہ کا حاصل ہوتا ہے اور جنکو یہ نعمت حاصل ہو جائے۔ انھیں دُنیا کی کوئی چیز خوف میں نہیں ڈال سکتی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے کسی واقعہ سے گھبراتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایسے ایسے واقعات پیش آئے کہ دوست گھبرا جاتے لیکن آپ کوئی پروا نہ کرتے۔ مولوی سرور شاہ صاحب گورداسپور کا ایک واقعہ سناتے ہیں کہ مجسٹریٹ نے کہا کہ میں مرزا کو ہتکڑی لگائے بغیر نہیں چھوڑوں گا حضرت صاحب نے سنا۔ تو لیٹے ہوئے اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ **وہ خدا کے شیر پر ہاتھ مارتا ہے** نقصان اُٹھائے گا۔ چنانچہ اسکے دو بیٹے تھے دونوں مرگئے حالانکہ وہ اپنے ارادہ میں بھی کامیاب نہ ہوسکا۔ تو ان لوگوں کو کوئی چھیڑ نہیں سکتا خداتعالیٰ کی نصرت انکے ساتھ ہوتی ہے۔ اس لئے جو کوئی ان کا مقابلہ کرتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوسکتا +

مسئلہ کُفر و اسلام کا آسان تصفیہ

میں حیران ہوں کہ کفر اور اسلام مسئلہ منکرین خلافت کیوں اتنا بڑھا رہے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں۔ اُن کو کوئی انسان ہونے کے لحاظ سے مانتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی انسان تھے۔ آپ کی بشریت کا تو کوئی منکر نہیں۔ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ یہ جانتے ہیں کہ آپ ایک انسان تھے۔ تو انسان ماننا تو ایسی بات نہیں جس کا انکار کیا جائے۔ ہاں انکار یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک انسان خداتعالیٰ کی طرف سے آتا ہے لیکن نادان کہتا ہے کہ خدا کی طرف سے نہیں آیا۔ یہ انکار اُس انسان کا انکار نہیں بلکہ اس کے بھیجنے والے یعنی خداتعالیٰ کا انکار ہوتا ہے اسی طرح ایک بیوقوف کہتا ہے کہ مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ اس لئے یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ان کا انکار کافر بنادے۔ ہم کہتے ہیں مسیح موعود کا انکار بحیثیت آپکے انسان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم ہونیکی وجہ سے کفر نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ خداتعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے اور اسکا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ پس نادان اپنی نادانی سے انسانوں میں فرق کرتے اور کہتے ہیں کہ ایک کا انکار بڑا اور دوسرے کا چھوٹا ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تو خدا کا انکار ہے اور وہ بہت بڑا ہے چھوٹا نہیں۔ اسکی طرف سے کوئی آجائے۔ اسکا انکار کبھی چھوٹا انکار نہیں ہوسکتا۔ روس کا ایک کونٹ تھا وہ پہلے بادشاہ کا دربان تھا۔ ایک دن بادشاہ نے اسے کہا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ کچھ دیر بعد ایک ڈیوک آیا۔ اور اس نے کہا کہ میں اندر جانا چاہتا ہوں۔ دربان نے کہا میں نہیں جانے

دونگا - وہ اندر گھسنے لگا - تو اس نے روک لیا - ڈیوک نے اُسے مارنا شروع کیا - اور پھر اندر جانے لگا - لیکن اس نے پھر روک لیا اسی طرح بہت دیر تک انکی کشمکش ہوتی رہی - زار دیکھ رہا تھا اس نے دونوں کو اندر بُلایا - اور ڈیوک سے پوچھا کہ تم نے اُسے کیوں مارا ہے - اس نے کہا - میں ڈیوک ہوں - اس نے مجھے اندر آنے سے روکا - اس لئے بیتے مارا ہے - دربان سے پوچھا کہ تم نے انھیں کیوں روکا - اس نے کہا بیتے اس لئے روکا ہے کہ ان سے بڑے نے مجھے روکنے کا حکم دیا تھا - ڈیوک سے پوچھا کہ تم کو اس نے میرا حکم سُنایا تھا کہ اندر آنا بند ہے اس نے کہا ہاں - زار نے دربان کو کہا - ٹالس ٹائے میں تمھیں فلاں عہدہ دیتا ہوں - اس کو اسی طرح مارو جس طرح اس نے تمھیں مارا ہے (اسوقت روس میں یہ قاعدہ تھا کہ ایک ہی حیثیت کے آدمی اپنے مخالف کو سزا دے سکتے تھے) ڈیوک نے کہا - کہ میں نواب ہوں - زار نے کہا ٹالس ٹائے میں تمھیں کونٹ بناتا ہوں اسے مارو - اس طرح اس نے اسی وقت دربان سے اس کو پٹوایا - اس دربان کی تو کوئی حیثیت نہ تھی لیکن سوال یہ تھا کہ اس کو کھڑا کس نے کیا تھا - کھڑا بادشاہ نے کیا تھا اس لئے اسکی حکم عدولی اسقدر سزا کا موجب ہوئی ٭

کفر و اسلام کے مسئلہ میں بھی نادان یہ نہیں سمجھتا کہ بحث کس بات پر ہے - دیکھنا تو یہ ہے - معاملہ کس کا ہے مسیح موعود تو ایک بہت بڑا انسان ہے اگر کوئی چھوٹا بھی ہو تو اس کے متعلق بھی یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ کس کی طرف سے بول رہا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - لوکان عیسیٰ و موسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی - کہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے - تو ان کے لئے ضروری تھا کہ مجھ پر ایمان لاتے - اور میرا کلام مانتے - ورنہ کافر بنتے - تو یہاں یہ سوال نہیں کہ مرزا کی کیا حیثیت ہے ہم بدرجہ تنزل یہ بھی مان لیتے ہیں کہ مسیح موعود کی کوئی حیثیت نہ تھی - مگر یہ تو منکران خلافت بھی مانتے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کیطرف سے پیغام لیکر آئے تھے - پس چونکہ انکے بھیجنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے والا ایک ہی ہے اسمیں کچھ فرق نہیں - اس لئے خدا تعالیٰ کا حکم جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے کے لئے تھا - اسی طرح حضرت مسیح موعود کے لئے ہے جو نہیں مانتا - وہ خدا تعالےٰ کے احکام کا انکار کرتا ہے - لیکن یہ بات وہ یاد رکھے کہ خدائی احکام کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا - ہمارے سلسلہ کے مقابلہ میں لوگ بڑے بڑے زور لگاتے اور کہتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی جماعت ہے کر ہی کیا سکتی ہے - لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی شکاری پانچسو مرغابیوں میں سے دس کیں مار لے تو اسے کامیاب کہا جائیگا نہ کہ ناکامیاب - کیونکہ وہ غالب رہا ہے اور کچھ چھین کر ہی لے گیا ہے - اسی طرح ساری دُنیا کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود کھڑے ہوئے اور دُنیا نے مقابلہ کرنے میں بھی کوئی کمی نہ کی لیکن آپ ہی کچھ چھینکر لے گئے ٭

عوام کی غلط فہمی

پھر لوگوں کو یہ شک تھا کہ مرزا صاحب آپ تو کچھ نہیں جانتے - مولوی نورالدین صاحب انھیں کتابیں لکھ لکھ کر دیتے ہیں اور وہ شائع کرتے ہیں لیکن خدا نے اس بات کو غلط ثابت کرنے کے لئے حضرت صاحب کی وفات کے بعد مولوی صاحب کو آخری دم تک ایک کتاب بھی لکھنے کی تحریک نہ کی بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ مرزا صاحب کے دم کے ساتھ یہ سلسلہ کھڑا ہے - انکے بعد کچھ نہیں رہے گا - پھر جب انکی یہ بات پوری نہ ہوئی تو کہنے لگے کہ ہم جو کہتے تھے کہ مرزا صاحب کو مولوی صاحب کتابیں وغیرہ لکھ کر دیتے ہیں - اب چونکہ مولوی صاحب ہیں اس لئے سلسلہ چل رہا ہے اور ہماری اسوقت کی بات کی تائید ہو رہی ہے - البتہ جب مولوی صاحب نہ رہے تو پھر یہ سلسلہ نہیں رہے گا - بعض یہ کہتے تھے کہ مولوی صاحب عربی دان ہیں - انھیں سلسلہ کے قائم رکھنے کا کیا پتہ ہے اصل میں ایم اے - ڈاکٹر اور پلیڈر اس کو چلا رہے ہیں خدا تعالیٰ کی کیسی غیرت ہے کہ ایک ہی وقت میں دونوں کو علیحدہ کر دیا - ایک طرف اگر مولوی صاحب کو وفات دی تو دوسری طرف ان لوگوں کو علیحدہ کر کے بتا دیا کہ دیکھو ہمارا سلسلہ کسی انسانی سہارے پر نہیں چل رہا - بلکہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے - پھر یہ بھی نہیں کیا - کہ اب سلسلہ کی باگ کسی بڑے عالم فاضل اور تجربہ کار کے ہاتھ میں دیدی ہو - بلکہ اس کے ہاتھ میں دی ہے جسکے متعلق مشہور کیا گیا تھا کہ بچہ - جوش میں آنے والا - اور لڑنے جھگڑنے والا ہے - خدا تعالےٰ نے بتایا کہ تمہارے خیال میں جو سب سے زیادہ کمزور اور بچہ ہے - ہم اپنا کام اسی سے لے لینگے - اسمیں کیا شک ہے کہ مجھے نہ اپنے علم پر ناز ہے - نہ تجربہ کاری کا مدعی ہوں - اور نہ مجھے کسی اور بات کا گھمنڈ ہے مگر خدا تعالےٰ میرے سپرد یہ کام کر کے دکھانا چاہتا ہے کہ جسکو تم نالائق سمجھتے ہو میں اسی سے کام لونگا - پس جب خدا تعالےٰ کا یہ منشا تھا - تو اور کسی کی کیا طاقت تھی کہ اسمیں حارج ہوتا - ایک وہ دن بھی تھا کہ منکرین کیطرف سے اعلان شائع ہوا تھا کہ جماعت کا بہت بڑا حصہ ہمارے ساتھ ہے اور اس خوشی میں پھولے نہ سماتے تھے - پھر یہ بھی کہا - کہ قادیان مشن کمپونڈ بنجائے گا - لیکن ایک دن یہ ہے کہ خدا نے جماعت کے کثیر حصہ کو پکڑ کر جھکا دیا ہے اور قادیان میں اشاعت اسلام کا ایسا کام ہو رہا ہے کہ تمام ہندوستان چھوڑ تمام دُنیا میں بھی کسی جگہ نہیں ہو رہا - اس سے اللہ تعالےٰ نے یہ دکھا دیا ہے کہ یہ میرا اپنا کام ہے - ایک طرف وہ انسان جو دینی علوم کے جاننے والوں کی نظر میں سلسلہ کا سہارا سمجھا جاتا تھا اس کو اُٹھا لیا - دوسری طرف دنیاوی علوم والوں کو علیحدہ کر دیا - اور تیسرے اس انسان کے ہاتھ میں جہاز کی پتوار دیدی - جسے کسی قابل نہ سمجھا جاتا تھا - پس اگر کوئی میری کمزوریوں کیطرف نظر کر کے اور اپنے علم کے گھمنڈ میں آکر مخالفت پر کھڑا ہوتا ہے تو یہ اسکی نادانی ہے - اسکی نظر مجھ پر نہیں پڑنی چاہیئے بلکہ اسپر پڑنی چاہیئے جس کا یہ سلسلہ ہے اور جس نے مجھے کھڑا کیا ہے - کیونکہ اصل میں وہی کام کر رہا ہے کیا ابھی تک کسی کو اس صداقت کے قبول کرنے میں انکار ہے کہ منکرین خلافت نے میری مخالفت میں بڑے زور لگائے مگر خدا تعالیٰ نے ان کو ناکام ہی کیا - اور جماعت میں ایسا جوش پیدا کر دیا کہ گویا نئے سرے سے بنی ہے - اور یہ جوش گھٹنے کا نہیں کیونکہ یہ خدا کا سلسلہ ہے - انسان مر جائینگے لیکن خدا پر کوئی تغیر نہیں آسکتا - اِنّ اللہ لا یغیّر ما بقومٍ حتّی یغیّروا ما بانفسھم جبتک احمدی احمدی ہیں یہ جماعت بڑھتی ہی رہیگی - بڑی بڑی طاقتیں داخل ہونگی اور وہ وقت عنقریب آئے گا کہ بہت سی بلند گردنیں جُھک جائینگی - اور وہ لوگ جو آج اسلام پر گندے اور بیہودہ حملے کرتے ہیں اسی کے حلقہ بگوش ہونگے - ایکدفعہ مجھے دکھایا گیا تھا - کہ آسمان پر ستاروں سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہُوا ہے پس اسلام ترقی کرے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی کرے گا اور اسے کوئی روک نہ سکے گا - قتل کرنے والوں نے تو حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ جیسے جلیل القدر انسانوں کو بھی قتل کر دیا تھا -

لیکن اس طرح وہ اسلام کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے۔ اسوقت اگر چالیس لاکھ کے قریب مسلمان تھے تو بعد میں کئی کروڑ تک ہو گئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جسکی طرف سے یہ مذہب ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ اور حي ہے۔ پس اسی خدا نے ہماری جماعت کو ایک ایسے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ کہ جو اس کو ہٹانا چاہے گا وہ خدا سے مقابلہ کریگا۔ اسلئے ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کا بہت بہت شکر کرنا چاہیئے +

احمدیانِ لاہور سے خطاب

لاہور ایک سرحد ہے۔ اور ہمارے مخالف لوگوں کا مرکز اور پنجاب کا دار الخلافہ یہاں کے احمدیوں کو بہت چوکس رہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں تاکید فرماتا ہے کہ سرحد کو مضبوط رکھنا چاہیئے۔ مسلمانوں کی حکومتوں کے تباہ ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ انھوں نے سرحدوں کو مضبوط نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ رابطوا یعنی سرحدوں پر گھوڑے باندھے رکھو۔ لاہور بھی سرحد ہے۔ یہاں بھی اپنے مخالفوں کے جواب دینے کے لئے احمدیوں کو ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیئے۔ سرحدی اور پہرہ دار فوجیوں کو سونے اور آرام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ان کا کام ہر وقت چوکس رہنا ہوتا ہے اگر یہ غفلت کریں تو دوسروں کی نسبت زیادہ سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔ لاہور کے احمدیوں کو ہر وقت مستعد اور تیار رہنا چاہیئے۔ گالیوں کے لئے ہم نہیں کیونکہ جو کسی کو گالیاں دیتا ہے وہ اپنی شکست اور کمزوری کا خود اقرار کرتا ہے۔ پس تم لوگ نرم بنو۔ مگر بے حیا نہ بنو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء من الایمان تم لوگوں سے نیک سلوک کرو۔ اگر کوئی محتاج ہو۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ جو ہارا ہوا بیچارہ ہو۔ اس سے ہمدردی کرو۔ مگر باحیا بنو۔ بہت ایسے لوگ ہیں جو بے حیائی اور نرمی میں فرق نہیں سمجھتے۔ میں ایک طرف جہاں تمھیں چستی اور نرمی کی نصیحت کرتا ہوں۔ دوسری طرف بے حیائی اور بے غیرتی سے بھی منع کرتا ہوں۔ میں تمھیں کھول کر بتا دیتا۔ کہ نرمی اور بے حیائی میں کیا فرق ہے۔ مگر وقت نہیں ہے۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سمجھا دینگے مگر نرمی سے سمجھائیں۔ تم لوگوں کو نصیحت کرو۔ بعض لوگ ایسے ہیں جنھیں نہ ہم سے تعلق ہے اور نہ منکرین سے۔ وہ درمیان میں پڑے ہیں۔ ان سے بات چیت کرو۔ پھر غیر مذاہب والے ہیں انھیں سمجھاؤ۔ اور سب سے زیادہ دعاؤں پر زور دو۔ سورۃ فاتحہ میں دونوں باتوں کی تعلیم ہے۔ اول یہ کہ اسمائے الٰہی کو یاد رکھو۔ دوئم دعائیں کرو۔ مجھے حدیث کے ذریعہ اھدنا الصراط المستقیم کے بہت لطیف معنی سمجھ میں آئے اور وہ اس طرح کہ حضرت عائشہ بڑی سخی تھیں۔ انکی نسبت ابن زبیر (یہ حضرت عائشہ کے بھانجے تھے) نے کہا کہ ان کا ہاتھ روکنا چاہیئے۔ جب یہ بات ان تک پہنچی۔ تو وہ سخت ناراض ہوئیں۔ اور کہا کہ یہ میرے دین کے رستہ میں روک ہوتا ہے اور مجھے صدقہ سے روکتا ہے۔ میں اس سے نہیں ملونگی۔ اور اگر ملوں تو مجھ پر صدقہ دینا واجب ہوگا۔ اس بات پر جب کچھ عرصہ گذرا تو صحابہ نے صلح کروانے کی تجویز کی۔ عبد الرحمٰن بن عوف ایک شخص تھے جو حضرت عائشہ کی ننھیال سے تھے۔ انھوں نے کچھ آدمی ساتھ لئے اور ابن زبیر کو بھی لیکر حضرت عائشہ کے گھر گئے۔ دروازے پر جاکر آواز دی۔ کہ ہم اندر آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ آجاؤ۔ ابن زبیر بھی ساتھ ہی پردہ اُٹھا کر اندر چلے گئے اور آپ سے جاکر چمٹ گئے اور اپنا قصور معاف کروا لیا۔ اسپر انھوں نے چالیس غلام آزاد کر دئے۔ اس سے یہ بات حل ہوئی ہے کہ اھدنا جمع کا صیغہ ہے یعنی ہمیں ہدایت دیجئے۔ جب یہ کہا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی تو یہ شان نہیں۔ کہ آدھے لوگوں کی دعا قبول کرے اور آدھی لوگوں کی نہ کرے۔ وہ تو کہے گا کہ آجاؤ۔ تب سارے کے سارے خدا تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جائینگے اور اعمال صالح رکھنے والوں کے ساتھ کمزور بھی پار ہو جائیں گے جس طرح ابن زبیر کو "ہم اندر آنا چاہتے ہیں" کے کہنے سے اندر جانے کا موقع مل گیا۔ اسی طرح کمزور بھی داخل ہو جائینگے۔ پس تم لوگ ایک طرف کوشش کرو۔ اور دوسری طرف بلکہ دعائیں کرو۔ پھر جو کوئی کمزور ہوگا۔ اس کی دعا بھی سب کے ساتھ ملکر منظور ہو جائے گی +

خدا تعالیٰ تم سب کو اس قابل بنائے۔ آمین +

نہایت ضروری

بعض احباب تعمیل طلب خطوط میں نہ اپنا پورا نام پتہ لکھتے ہیں نہ نمبر خریداری دیتے ہیں پھر انکی تعمیل کیونکر ہو سکتی ہے پہلے بھی متعدد دفعہ اسبارہ میں لکھا جا چکا ہے اب پھر بتاکید عرض ہے کہ خطوط لکھتے وقت ایسی باتوں کا براہ مہربانی ضرور خاص خیال رکھا کریں ورنہ ہمیں عدم تعمیل میں معذور سمجھیں۔ والسلام مینیجر الفضل

دعوت الی الخیر

فضلوں کی بارش

حضرت فضل عمرؓ کی دعاؤں کا نتیجہ

سیلون

الحمد للہ کہ ہمارے محترم مبلغ احمدیت حضرت مولانا حافظ غلام محمد صاحب جس کام کی بنیاد راون کے جزیرہ میں ڈالنے گئے تھے وہ خدا کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے انجمن احمدیہ کولمبو کے عہدہ داران کا باضابطہ انتخاب ہو چکا ہے اسوقت تک چالیس خادمان دین سلسلہ عالیہ میں داخل ہو کر انجمن کے ممبر بھی بنگئے ہیں مسٹر محمد بی ڈبلیو لائی۔ اور مسٹر سی۔ ایچ منثار آنریری سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ ہر دو بزرگ نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں نمازیں علیحدہ پڑھتے ہیں باوجود مخالفت کے تبلیغ سلسلہ میں مصروف ہیں ایک اور مبلغ کی درخواست کرتے ہیں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اس درخواست کو منظور فرما لیا ہے اور انشاء اللہ عنقریب بارگاہ خلافت سے کسی خادم کو لنکا جانے کا ارشاد ہونے والا ہے +

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیلون عام مسلمانوں کی اطلاع کے لئے اور اپنے امام ہمام کے ارشاد کے ماتحت اعلان کرتے اور تمام ہندوستانی اخبارات سے بھی اسکی اشاعت کے لئے ملتمس ہیں کہ سنگہالی لوگوں کے فساد کا گورنمنٹ عالیہ نے نہایت احسن طور پر انسداد فرمایا۔ اور شورش پسندوں کو مناسب سزائیں دیجا رہی ہیں مسلمانوں کی دلداری اور انصاف رسی کے لئے ذمہ وار حکام نہایت تندہی سے کام لے رہے ہیں۔ گورنمنٹ کی اس عنایت اور غربا پروری کے لئے سیلون کے مسلمان تہ دل سے شکر گذار اور انکے قلوب جذبات وفاداری سے لبریز ہیں +

مارشیس

حضرت مولنا حافظ غلام محمد صاحب بخیریت ماریشیس پہنچ گئے۔ پورٹ لوئس میں مقیم ہیں کئی تقریریں کر چکے ہیں۔ انجمن احمدیہ پورٹ لوئس مارشیس کا باضابطہ قیام اور انتخاب عہدہ داران عمل میں آچکا ہے۔ ہمارے مخلص دوست عالیجناب مسٹر نور محمد نور دیاہ اسکے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کی تقاریر کے پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا ہے بالفاظ مسٹر نور دیاہ وہاں کے حالات حسب دل ہیں۔ بہت سے نئے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں باقاعدہ درس قرآن شروع ہو گیا ہے۔ ایک اور مبلغ کے بلانے اور

لندن

ایک یورپین خاتون نے خدا کے فضل اور ہمارے مبلغ چودہری فتح محمد صاحب کی کوشش تبلیغ سے دربار خلافت میں بیعت کی درخواست کی۔

یہ نئی خاتون (جمیلہ) اور ایک اور معزز یورپین احمدی خاتون (جنت) اپنی تمام بہنوں کو السلام علیکم پہونچاتی اور دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ مختلف مقامات سے احمدی بھائی اور بہنیں چودہری صاحب کے ذریعہ سے ان کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور محبت کے خطوط لکھیں۔

چودہری صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ میں دورہ سے واپس آگیا ہوں۔ گیارہ دن دورہ پر رہا۔ سارے لیکچر بخوبی ختم ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود پر جو لیکچر برمنگہم ہوا وہ تمام و کمال ایک اخبار میں چھپ گیا ہے۔

ان تمام خوشخبریوں اور بشارتوں کے ساتھ ہم اپنے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کی بارگاہ میں سجدات شکر بجا لائیں اور حضرت امام اولوالعزم سیدنا محمود کی صحت و کامیابی کے لئے دعائیں مانگیں۔ کیونکہ یہ سب افضال اس مقدس وجود کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔ ہاں دعاؤں کے ساتھ ترقی اسلام کی مالی امداد کا بھی خیال رکھیں۔ یہ وقت ایثار کا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے۔ دوستو سنو۔ وہ وقت آرہا ہے جس کی نسبت خدا کا مسیح فرماتا ہے ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسٰی پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

فہرست نومبائعین

نام	مقام	نام	مقام
عبد المجید۔ پلیگاڈمی	مالاباد	محمد دین	جہلم
فنیر الدین	″	عبد الواحد۔	″
اہلیہ صاحب عبد المجید کنیا پور	″	چودہری امام الدین۔	سیالکوٹ
فضل محمد خان۔	شملہ	اعانت اللہ۔	حیدرآباد
غلام محمد	ڈیرہ غازیخان	دیدار بخش۔	″
کیوٹن ناویڈ علی۔ (آ)	مالاباد	حسن دین	″
مسماۃ خدیجہ اہلیہ ابراہیم صاحب	″	اللہ بخش	گمہیانہ
نواب خان	جہلم	منشی عبد اللطیف پٹواری سرہند	پٹیالہ

فہرست وصایا

(بقیہ ماہ اپریل مئی جون)

۹۵۲۔ اللہ بخش ولد الہ رکھا آرائیں ساکن خانپور تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ ۱/۵ حصہ اراضی ۴۴ بیگہ خام بعد وفات معہ زاید متروکہ جائداد۔

۹۵۳۔ مہر الٰہی سب پوسٹماسٹر ولد نبی بخش شیخ ساکن سراہ تحصیل راجپورہ ریاست پٹیالہ ۱/۵ اراضی ۲۲ بگہہ خام کا سکنی بعد وفات معہ زاید متروکہ جائداد۔

۹۵۴۔ قادر بخش ولد منگو ارائیں ساکن خانپور تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ ۱/۵ حصہ اراضی ۱۰ بگہ خام کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد۔

۹۵۵۔ محمد بخش ولد جیوا شیخ ساکن بہنگالہ تھانہ تکیہ ماں ضلع ہوشیارپور ۱/۱۰ حصہ مبلغ [illegible] روپیہ کا زندگی میں ورنہ بعد وفات۔

۹۵۶۔ مسماۃ غلام فاطمہ عرف غلام بی بی بنت پیر نصیر الدین قریشی ساکن گولیکی ضلع گجرات ۱/۳ حصہ ایک سو روپیہ کا زندگی میں در بعد وفات۔

۹۵۷۔ مسماۃ عمری بنت فتا زوجہ امام الدین کمہار متوفی ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ زیور تو زندگی میں کا دیا۔ اور بعد وفات زائد ترکہ۔

۹۵۸۔ احمد علی ولد مہرو آرائیں ساکن ونکوٹ قادیان ضلع گورداسپور ۱/۳ حصہ ایک روپیہ اور ۱/۳ حصہ جائداد متروکہ۔

۹۵۹۔ رحیم بخش ولد سدا نجار ساکن [illegible] ضلع قادیان مبلغ للعہ ۴۰ روپے اور ۱/۳ حصہ زائد متروکہ۔

۹۶۰۔ عبد الصمد رنگریز ولد غلام نبی مرحوم ساکن اندرون پاک دروازہ شہر ملتان ۱/۱۰ حصہ جائداد لعہ ۵۰۰ کے عوض مکان قیمتی ساعہ ۳۷۲ کا دیا۔

۹۶۱۔ مسماۃ سری زوجہ جان شاہ مرحوم ساکن بابل پور ضلع ہوشیارپور ۱/۳ حصہ زندگی میں تخمیناً عہ کا اور بعد وفات زیور عہ کا۔

مرہم عیسٰی

عجیب و غریب مرہم المعروف بہ مرہم عیسٰی

معزز بھائیو!

مرہم عیسٰی کوئی معمولی مرہم نہیں۔ اس کی نسبت انگریزی یونانی طب کی مستند کتابوں میں پورے وثوق اور کامل تواتر کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ دو ہزار برس ہوئے اس کے اجزا کو مقدس ہاتھوں نے الہام الٰہی کی بنا پر ترتیب دی تھی اسی لئے خدا کے فضل سے اس میں وہ تاثیرات موجود ہیں۔ جن سے شفا اور مسیحائی مترادف ہو گئے ہیں۔ یہ مرہم ایسا مبارک معجزہ ثابت ہوا ہے۔ کہ جتنے بیمار اسکو برتتے ہیں سب چنگے ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا۔ اسکی مسیحائی تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا۔ تم بھی ضرور آزماؤ کیونکہ یہ مرہم اپنی مسیحائی تاثیرات میں شہرہ آفاق ہے جو ہر قسم کے زخموں پھوڑوں پھنسیوں۔ ناسوروں ورموں خنازیر۔ سرطان۔ طاعون۔ گھاؤ گنج۔ خارش وغیرہ وغیرہ کیلئے شفا ہے قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ کلاں ۱ر علاوہ محصولڈاک دوا ملنے کا پتہ۔ حکیم نذیر حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسٰی بیرون بھاٹی دروازہ لاہور

الفضل بُک ایجنسی!

کی معرفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف موجودہ اور نیز مندرجہ ذیل رسالے اور کتابیں بذریعہ وی۔ پی مل سکتی ہیں:

حمائل شریف۔ مصری نہایت نفیس مجلد ۴ر
ظہور مہدی۔ احمدیت کی تمام منقولی و معقولی بحثوں کا لب لباب سلیس عام فہم زبان میں حجم ۲۵۰ صفحے قیمت ۱۲ر
خطبات نور ہر دو حصے ۱۲ر
شان رحمت ..... از اسلام تبلیغی سیریز نمبر ۴ ۲ر
ضرورت نبی ۱ر
معین المبلغین کثیر التعداد آیات قرآنی مع حوالجات و معانی واستدلال ۱ر

امام زمان

مرسل یزدانی حضرت مسیح موعود کی تصانیف و دیگر بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میرے یہاں ہوتی ہیں۔ آرڈر آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

محمد یمین احمدی تاجر کتب۔ قادیان

Digtized by Khilafat Library